گجرات میں اردو

Teaching Lecture
B.A. (Urdu Hons.) I
by
Dr. Fatahullah Quadri
Assist. Prof. Deptt of Urdu
A. N. D. College Shahpur Patori
(Samastipur)

سلطان علاؤالدین خلجی نے 1298ء میں گجرات فتح کیا، چودھویں صدی کے آخر تک یہ علاقہ سلطنت دہلی کا ایک صوبہ رہا۔ گجرات فتح ہوا تو دہلی کے امرا اور صوفیا کے علاوہ ہزاروں لشکری اور ہنرمند گجرات جا کر آباد ہوئے، یہ لوگ اپنے ہمراہ وہی ملی جلی زبان لے گئے جو دہلی اور نواح دہلی میں بولی جاتی تھی 1391ء میں جب تیمور کے حملے کے باعث دہلی کی حکومت کمزور ہوگئی تو گجرات کا صوبے دار ظفر خاں خود مختار حکمراں بن بیٹھا۔ اس کے خاندان نے پونے دوسو سال تک یعنی 1527ء تک حکومت کی۔

گجرات کے بادشاہوں میں احمد شاہ اور سلطان محمود بیگھرا اپنی خوش انتظامی اور علم پروری کے لیے مشہور ہیں، ان کے عہد میں اردو زبان (جسے مقامی اثرات کے تحت گوجری، گجری یا بولی گجرات کہا گیا ہے) کو بڑا فروغ ہوا، اس کا اثر بیجاپور اور دکن کے دوسرے علاقوں پر بھی پڑا۔

گجرات میں متعدد صوفی شاعر گزرے ہیں۔ پروفیسر شیرانی کہتے ہیں:

”گجرات میں دکن سے پہلے شاعری کا ذوق شروع ہوتا ہے، دکنیوں سے پہلے گجراتیوں میں تصانیف کا سلسلہ شروع ہوتا ہے“۔

گجرات میں قدیم اردو کے سلسلے میں پہلا نام شیخ بہاؤالدین باجن (م 1506ء) کا ہے، ان کی سب سے اہم تصنیف ”خزائن رحمت“ ہے، اس میں انہوں نے اپنے مرشد رحمت اللہ کے ملفوظات وارشادات اور دیگر مشائخ کے اقوال واحوال کو جمع کرنے کے علاوہ جابجا اپنے ہندی دوہے اور اشعار بھی نقل کر دیئے ہیں۔ یہ مسلم صوفیوں کی محفلوں میں قوالیوں کے طرز پر گائے جاتے تھے، ان میں فارسی کی آمیزش زیادہ ہوتی تھی، ہندوی کی اصناف شعری کے ارتقا کے سلسلے میں ان کی اہمیت ہے۔

گجرات کے اہل تصنیف میں شاہ وجیہ الدین (1504ء-1583ء) کا نام بھی اہم ہے، یہ صاحب علم صوفی تھے، انہوں نے کئی کتابیں اور رسالے تصنیف وتالیف کیے۔

مریدوں نے ان کے متعلق دو کتابیں مرتب کی ہیں:

(۱) بحرالحقائق (۲) ملفوظات شاہ وجیہ الدین

بحرالحقائق میں سوال فارسی میں ہیں اور شاہ وجیہ الدین کے جواب ہندوی میں۔

گجراتی اہل قلم میں قاضی محمود دریائی بھی تھی، 1534ء میں فوت ہوئے، کہا جاتا ہے کہ قدیم اردو زبان کے صاحب دیوان شاعر تھے، ان کی شاعری صوفیانہ خیالات سے پر تھی، ان کی نظموں کے ساتھ راگ راگنیوں کے نام بھی لکھے ملتے ہیں۔

شاہ علی جیوگام دھنی بھی گجرات کے مشہور صوفی تھے۔ 77 برس کی عمر میں 1565ء میں رحلت کی، ان کی دیوان میں سید احمد کبیر کی منقبت میں ایک نظم ہے۔

شیخ خوب محمد چشتی بھی گجرات کے نہایت مشہور صوفی بزرگ ہیں 1539ء میں پیدا ہوئے اور 1614ء میں وفات پائی۔ 1578ء میں ایک مثنوی ''خوب ترنگ'' کے نام سے لکھی، اس چھوٹی چھوتی حکایتوں کے ذریعہ تصوف خصوصاً وجودیت کے مسائل ومباحث کو بیان کیا ہے اور فلسفیانہ سطح پر ان مسائل سے بحث کی ہے۔ اس طرح قدیم اردو میں فلسفیانہ بحثوں اور موشگافیوں کے ابتدائی نقوش میں ابھرنے لگے اور اب یہ بول چال کی زبان علم وفلسفہ کی زبان بننے لگی۔